

## ۱۔ حمد

حصہ نظر

امیر مینائی

**پہلی بات :** اچھی بات وہ ہے جو سیقے سے کہی جائے اور بہترین بات وہ ہے جو خدا نے برتر کے لیے کی جائے۔ عام طور پر شاعر اپنی شاعری کا آغاز اللہ کی تعریف، اس کی صفات کے بیان اور اس کے بارے میں گفتگو سے کرتا ہے۔ ایسی شاعری کو 'حمد' کہتے ہیں۔ اللہ خود بھی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے اس کی تعریف اور حمد و شناکریں۔

**جان پچان :** امیر مینائی کا اصل نام امیر احمد تھا۔ وہ ۲۱ اکتوبر ۱۸۲۹ء کو لاکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ امیر مینائی نے یوں تو شاعری کی تمام اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن غزل ان کا خاص میدان ہے۔ ان کی شاعری میں زبان کی صحبت اور روزمرہ کا خصوصی اہتمام ملتا ہے۔ امیر مینائی پہلے نواب واجد علی شاہ کے دربار سے وابستہ رہے۔ پھر رام پور سے جڑ گئے۔ آخری وقت میں وہ حیدر آباد چلے گئے تھے۔ 'امیر اللغات' ان کا اہم کارنامہ ہے۔ ان کی تصانیف میں 'مراة الغیب'، 'ضم خانہ عشق' (دیوان)، 'نور التجلی' اور 'ابر کرم' (نعتیہ مشنویاں) شامل ہیں۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو حیدر آباد میں ان کا انتقال ہوا۔

دوسرा کون ہے ، جہاں تو ہے  
کون جانے تجھے ، کہاں تو ہے  
لاکھ پر دوں میں تو ہے بے پر دہ  
سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے  
تو ہے خلوت میں ، تو ہے جلوت میں  
کہیں پہاں کہیں عیاں تو ہے  
نہیں تیرے سوا یہاں کوئی  
میزبان تو ہے ، میہماں تو ہے  
رنگ تیرا ، چمن میں بُو تیری  
خوب دیکھا تو باغبان تو ہے  
نہ مکاں میں نہ لا مکاں میں کچھ  
جلوہ فرماء یہاں وہاں تو ہے  
محرم راز تو بہت ہیں امیر  
جس کو کہتے ہیں رازدار تو ہے

**خلاصہ :** اللہ تعالیٰ کی شان کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ یہ عجیب بات ہے کہ لاکھ پر دوں کے باوجود وہ ہر جگہ پہچانا جاتا ہے۔ ہر جگہ اس کے وجود کی نشانیاں ہیں۔ پھر بھی کوئی اس کا نشان بتا نہیں سکتا۔ جلوت و خلوت میں وہ موجود ہے یعنی اس کی قدرت کہیں ظاہر ہے تو کہیں چھپی ہوئی ہے۔ ساری کائنات اُسی کی کاریگری ہے۔ ساری نشانیاں اسی کی قدرت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہر جگہ وہ ہی وہ ہے۔ اسے شاعر نے یوں کہا ہے کہ وہی مہمان ہے اور وہی میزبان ہے۔ باغِ جہاں میں رنگ رنگ کے پھول ہیں۔ ان کو رنگ اور خوشبو اللہ کی قدرت ہی سے ملے ہیں۔ وہ نہ مکاں میں ہے اور نہ لامکاں میں ہے پھر بھی وہ سب جگہ اپنا جلوہ دکھارہا ہے۔

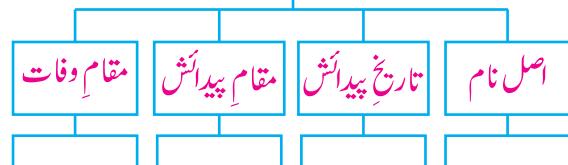
## معانی و اشارات

عیاں	- اعلانیہ، ظاہر	خلوت	- تہائی
جلوہ فرماؤنا	- کسی خاص انداز سے سامنے آنا	جلوت	- انجمن، سب کے سامنے
		پنهان	- چھپا ہوا، پوشیدہ

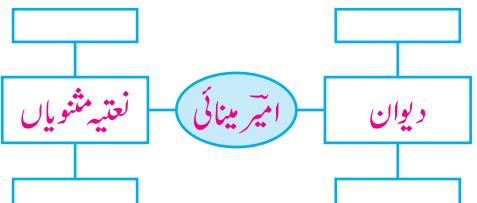
## مشقی سرگرمیاں

۱) جان پہچان کی مدد سے شاعر کے شبکی خاکے مکمل کیجیے۔

امیریناٹی



۱)



۲)

۲) ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ حمد میں 'تو' سے کون مراد ہے؟

۲۔ کہیں پنهان کہیں عیاں سے کیا مراد ہے؟

۳۔ اللہ کی نشانیاں کہاں کہاں دکھائی دیتی ہیں؟

۴۔ 'یہاں، وہاں' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۳) منظر جواب لکھیے۔

۱۔ حمد کی روشنی میں اللہ کی صفات بیان کیجیے۔

- ۱) درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے۔
- لاکھ پر دوں میں تو ہے بے پردہ  
سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے
- ۲) حمد سے متقاد الفاظ کی جوڑیاں تلاش کر کے لکھیے۔
- ۳) حمد سے صنعتِ مراعاةِ الظیر کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔
- ۴) حمد سے قافیوں کی فہرست تیار کیجیے۔
- ۵) 'جس کو کہتے ہیں رازِ داں تو ہے' اس مصروع کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی جو صفت ظاہر ہو رہی ہے، اسے بیان کیجیے۔

سرگرمی / منصوبہ

- ۱۔ اسکول کی لابریری سے چند مشہور لغات تلاش کر کے ان کے نام لکھیے۔
- ۲۔ مشہور شعراء کے حمد یہ کلام کا مطالعہ کیجیے۔

## اضافی معلومات

### امیراللغات

امیر احمد مینائی نے رام پور میں اپنے قیام کے دوران اردو کی ایک جامع اور جدید لغت تیار کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس کے لیے باقاعدہ ایک دفتر قائم کر کے حوالے کی کتابیں، شعراء کے دیوان اور لغات جمع کیے گئے۔ لغت کا نام 'امیراللغات' رکھا گیا اور ۱۸۸۹ء سے اس پر تیزی سے کام شروع کیا گیا۔ لغت کا کام پھیلنا گیا۔ امیر مینائی کو توقع تھی کہ ملک کے رئیس اس کام میں ان کی مالی مدد کریں گے مگر ان کی یہ توقع پوری نہ ہوئی۔ اب ان کی صحت بھی خراب رہنے لگی تھی۔ ۱۸۹۲ء اور ۱۸۹۱ء میں بڑی تختی پر 'امیراللغات' کی دو جلدیں شائع ہوئیں۔ اس کے بعد یہ سلسلہ رک گیا۔ مسودے کی شکل میں 'امیراللغات' کی اٹھائیں جلدیں 'فرہنگِ حامدیہ' کے نام سے رضا لابریری (رام پور) میں محفوظ ہیں۔



### مراقبة الغیر

یہ شعر پڑھیے۔

پتا پتا ، بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے  
جانے نہ جانے، گل ہی نہ جانے، باغ تو سارا جانے ہے  
یہاں پہلے مصروفے میں 'پتا / بوٹا' اور دوسرے مصروفے میں  
'گل / باغ'، کے الفاظ آئے ہیں جن میں مناسبت پائی جاتی ہے۔ پتا بوٹے سے اور گل باغ سے مناسبت رکھتا ہے۔  
جب شعر میں ایسے مناسبت رکھنے والے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں تو ایسے استعمال کو **مراقبة الغیر** کہتے ہیں۔

### تضاد

حمد کا یہ شعر پڑھیے۔

نہیں تیرے سوا یہاں کوئی  
میزہاں تو ہے ، میہماں تو ہے  
اس شعر میں الفاظ 'میزہاں / میہماں' ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ شعر میں ایسے الفاظ کا لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں، **تضاد** کہلاتا ہے۔

